آصف جاوید☆

نتائج امتحانات اور انعامات، بزمِ اَدب، مدیر تعلیم کا تقرر

نتائج امتحانات

منگل کا دن، نومبر کی بیس تاریخ اور دوپہر کا وقت تھا۔ پانچواں پیریڈ ختم ہونے پر گھنٹی بجی اور ساتھ ہی اعلان ہوا کہ تمام طلبہ مسجد میں جمع ہوجائیں، امتحانات کا باقاعدہ اعلان ہونے والا ہے۔ وکیل الجامعہ مولانا محمد رمضان سلفی حفظہ اللہ مائیک پر تشریف لائے اور محافل قراءات کے معروف قاری جناب عارف بشیر صاحب کو تلاوتِ کلامِ پاک کی دعوت دی۔ تلاوت کے بعد رئیس الجامعہ فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ اسٹیج پر تشریف لائے۔ اس موقع پر اساتذۂ کرام بھی موجود تھے۔ رئیس الجامعہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں جامعہ میں نئے آنے والے طلبہ کو مرحبا کہتا ہوں اور حدیثِ رسول کے مطابق ان کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ وہ مادرِ علمی کی آغوشِ رحمت میں داخل ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ جامعہ ایک پرانی درسگاہ ہے جس کے فضلا الحمدللہ اندرون وبیرونِ ملک دعوتی سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص سے، اب ہماری محنت کے نتائج سامنے آرہے ہیں، لیکن ہمیں اس پر مطمئن ہوکر نہیں بیٹھ جانا چاہئے بلکہ اپنے کام کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے ہمہ وقت کوشاں رہنا چاہئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے قبل میرے ساتھی جامعہ میں انتظامی ذمہ داریاں بحسن وخوبی سرانجام دے رہے تھے اور میں نے خود کو وسائل مہیا کرنے کیلئے وقف کر رکھا تھا، میری مصروفیات چونکہ بہت زیادہ تھیں جن کی وجہ سے میرا علمی ذوق شدید متاثر ہورہا تھا لہٰذا میں نے اپنے خاندان (میری مراد ہم مشن ساتھی ہیں، نہ کہ خونی رشتہ دار) سے گزارش کی کہ وہ مجھے درس وتدریس کیلئے فارغ کریں۔ میں اُن کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے میری یہ درخواست قبول کر لی اور میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ آپ حضرات اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے استقامت دیں اور بہتر سے بہتر سوچنے اور کام کرنے کی توفیق دیں۔ (آمین)

انہوں نے کہا کہ عام طور پر انتظامی معاملات میں ایک پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا کہ جب میں اپنے کسی بیٹے کو کوئی ذمہ داری دیتا تو باقی ذمہ دار حضرات یہ سمجھتے کہ شاید اب مدنی صاحب کے تمام اختیارات، اُن کے منتخب بیٹے کے پاس ہیں۔ لہٰذا وہ عملاً اپنی ذمہ داری سے پہلو تہی کرتے جس کی وجہ سے معاملات افراط وتفریط کا شکار ہوجاتے، کیونکہ ایک شخص کیلئے انتظامی اُمور سنبھالنا کوئی آسان کام نہیں ہے، اُنہوں نے کہا کہ خیر القرون میں امارتِ عظمیٰ کے انتخاب میں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے صرف اور صرف دین اور مشن کو مقدم رکھا تھا اور خونی رشتہ داری کو کوئی ترجیح نہ دی تھی، اُنہوں نے خلفائے راشدین کے انتخاب کی درخشندہ مثالیں پیش کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ رحمانیہ کوئی تجارتی یا

☆ متعلّم ثالثة كلية القرآن جامعہ لاہور الاسلامیہ

موروثی ادارہ نہیں بلکہ ایک خیراتی اور مذہبی تعلیمی ادارہ ہے جس میں امتیاز کی بنیاد قبیلہ و خاندان نہیں بلکہ علم و فضل ہے، لہٰذا آج کے بعد میں جامعہ کی حد تک اپنے تمام اختیارات مولانا محمد رمضان سلفی کو تفویض کرتا ہوں، یہ میرے نائب ہیں، اس ذمہ داری کی وجہ سے انہیں آئندہ وکیل الجامعہ کہا جائے گا اور اگر چاہیں تو جامعہ کا منتظم اعلیٰ بھی کہہ سکتے ہیں۔ جامعہ کے شعبہ كلية الشريعة والعلوم العربية کے مدیر آئندہ سے حافظ انس مدنی اور كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية کے مدیر حافظ حمزہ مدنی ہوں گے، واضح رہے کہ كلية القرآن الكريم کے رئیس بابائے قراءات قاری محمد یحییٰ رسولنگری ہیں۔ جامعہ کے تعلیمی اُمور کے ذمہ دار یعنی مدیر تعلیم حافظ حسن مدنی ہوں گے اور انتظامی اُمور کا شعبہ حافظ حسین مدنی کے پاس ہوگا۔ ذمہ داریوں کا اعلان کرنے کے بعد اُنہوں نے فرمایا کہ ہر شخص پر ذمہ داری پہلے عائد ہوتی ہے اور اختیارات کا مالک وہ بعد میں بنتا ہے، لہٰذا جو شخص خود کو بااختیار سمجھتا ہے وہ خود کو پہلے مسئول خیال کرے اور جس کے پاس جتنی بڑی ذمہ داری ہے اس کے پاس اسی قدر اختیارات ہیں۔

رئیس الجامعہ نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اساتذۂ کرام کیلئے انعامات کے علاوہ طلبہ کیلئے بیش بہا انعامات کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ کے ایک مثالی طالبعلم کو فریضۂ حج ادا کرنے کیلئے ۱۰۰۰۰۰ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ① کلیۃ الشریعہ ② کلیۃ القرآن ③ ثانویہ اور ④ شعبۂ حفظ کے ایک ایک مثالی طالبعلم کو رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کیلئے ۵۰۰۰۰ روپے ادا کیے جائیں گے۔ اُنہوں نے ماہوار وظیفے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سالانہ امتحانات میں شاندار کارکردگی پیش کرنے والوں میں صرف اول، دوم اور سوم کو ہی نہیں بلکہ ایک مخصوص نسبت سے اوپر نمبر لینے والے تمام طلبہ کی ماہوار کفالت بھی کریں گے تاکہ سب طلبہ میں آگے بڑھنے اور محنت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اُنہوں تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ شعبۂ حفظ اور ثانویہ عامہ میں ۹۵ فیصد، ثانویہ خاصہ میں ۹۰ فیصد، عالیہ میں ۸۵ فیصد اور عالمیہ میں ۸۰ فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے ہر طالبعلم کو ۳۰۰ روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ! اسی طرح سالانہ امتحان کی تمام کلاسز کے اوّل، دوم اور سوم طلبہ کو مزید ۵۰۰، ۳۰۰ اور ۲۰۰ روپے دیئے جائیں گے، جبکہ کلیہ، ثانویہ اور شعبۂ حفظ میں ٹاپ کرنے والوں کو ۱۰۰۰، ۱۰۰۰ اور ۵۰۰ روپے کا خصوصی انعام بھی دیا جائے گا۔ ...... علاوہ ازیں طلبہ میں ہم نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینے کیلئے اُنہوں نے تحریر، تقریر، نظم وضبط، صفائی اور اخلاقیات کی پابندی پر انعامات دینے کا ذکر کیا۔

اساتذۂ کرام میں سے مولانا محمد شفیع طاہر، مولانا شاکر محمود اور قاری شفیق الرحمٰن صاحب ۱۵۰۰ روپے فی کس انعام کے حقدار ٹھہرے جبکہ طلبہ میں سے ہر کلاس میں پہلی تین پوزیشنز حاصل والوں کے نام حسب ذیل ہیں:

رابعہ کلیہ میں عبد القدیر، اَبو بکر سعید اور عبد الصمد، **ثالثہ کلیہ** میں قاری عبد الباسط، سمیع اللہ اور ظہیر اَحمد، **ثانیہ کلیہ** میں محمد اَرشد، عبد الخالق اور آصف جاوید، **اولیٰ کلیہ** میں اِحسان الٰہی ظہیر، نعیم الرحمٰن اور فواد بادشاہ، **رابعہ ثانوی** میں خضر حیات، عبد المنان، انوار الحق، **ثالثہ ثانوی** میں محمد نعیم، عبد الرحمٰن و ذیشان طاہر اور محمد اَعظم، **ثانیہ ثانوی** میں عبد الماجد، اظہر نذیر اَور محمد ثاقب جبکہ **اولیٰ ثانوی** میں عبد الوحید، محمد اشفاق اور احسان اللہ قمر بالترتیب اول، دوم اور سوم رہے۔

شعبہ حفظ کے **پہلے گروپ** میں طلال بن محمد اَرشد، محمد اَحمد بن محمد نواز اور محمد شعیب، **دوسرے گروپ** میں کلیم اللہ،

رضوان بن حاجی محمد اور عبد الرزاق بن الطاف حسین، جبکہ **تیسرے گروپ** میں محمد عمران، محمد عدنان اور محمد اکرم بالترتیب اول، دوم اور سوم رہے۔ ان تمام کلاسز اور گروپس میں اول، دوم اور سوم کو ۵۰۰، ۳۰۰ اور ۲۰۰ روپے انعام دیا گیا۔

شعبۂ حفظ میں طلال بن محمد ارشد، **ثانوی** میں خضر حیات سندھو، جبکہ **کلیہ** میں احسان الٰہی ظہیر نے ٹاپ کیا، ان کو بالترتیب ۵۰۰، ۱۰۰۰، ۱۰۰۰ روپے مزید انعام دیا گیا۔

ماہوار ۳۰۰ وظیفہ حاصل کرنے والے طلبہ میں **عالمیہ** میں سے عبد القدیر، عبد الباسط، سمیع اللہ اور ظہیر احمد، **عالیہ** میں سے احسان الٰہی ظہیر، ارشد کاشمیری، عبد الخالق اور آصف جاوید، **ثانویہ خاصہ** میں خضر حیات، عبد المنان، انوار الحق اور حبیب الرحمٰن، **ثانویہ عامہ** میں عبد الماجد، جبکہ **شعبۂ حفظ** سے **قاری رفیق صاحب** کی کلاس میں سے محمد احمد، محمد ثوبان، محمد شعیب، محمد واصف، ابو بکر اور اظہر الرحمٰن، **قاری خلیل الرحمٰن صاحب** کی کلاس میں سے اکرم، مشہود الحق اور رضوان، **قاری اشرف صاحب** کی کلاس میں سے طلال اور ذیشان، **قاری ابراہیم ملتانی** کی کلاس میں سے کلیم اللہ اور عبد المجید، **قاری محمد یحیٰی صاحب** کی کلاس میں سے اعجاز احمد اور محمد طارق، **قاری محمد زبیر صاحب** کی کلاس میں سے محمد عمران اور ارسلان حنیف، جبکہ **قاری حسان احمد صاحب** کی کلاس میں سے محمد عدنان اور احسان الدین شامل ہیں۔

مصحفِ قراءاتِ عشرہ

رئیس الجامعہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے قاری حمزہ مدنی جو مجلس التحقیق الاسلامی کے تحقیقی امور کے انچارج اور کلیۃ القرآن کے مدیر بھی ہیں، نہایت خوبصورت اور پُرسوز آواز کے حامل معروف قاری ہیں اور تقریباً آٹھ سال سے کویت کی جامع مسجد سعد بن ابی وقاص میں نمازِ تراویح پڑھا رہے ہیں۔ ان کے مقتدی تین ہزار کے لگ بھگ ہوتے ہیں جن میں شاہی خاندان کے افراد بھی شامل ہیں۔ اس سال کویت کے سب سے بڑے نشریاتی ادارے تسجیلات حامل المسك نے کلیۃ القرآن کے اشتراک سے قراءاتِ عشرہ میں اُن کا مکمل قرآن نشر کیا ہے، یہ مصحف بیس کیسٹوں پر مشتمل ہے، ہر کیسٹ الگ روایت میں ہے۔ مصحف پر نظر ثانی بابائے قراءت قاری محمد یحیٰی رسولنگری نے فرمائی ہے، جبکہ مراجعت کرنے والوں میں کلیہ القرآن کے مدرسین قاری انس مدنی، قاری محمد فیاض اور قاری فہد اللہ صاحب ہیں۔ کویت کے علاوہ مصر اور سعودی عرب کے بڑے نشریاتی اداروں ہائی کوالٹی اور تسجیلات ابن الخطاب الإسلامية میں بھی یہ مصحف دستیاب ہے۔ یہ مصحف جامعہ کے ہیڈ آفس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایک بڑے پروجیکٹ کی ابتدا ہے۔ محترم قاری صاحب پورے قرآن کو بیس روایتوں میں الگ الگ ریکارڈ کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ کام الحمدللہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ دُنیا بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور جملہ معاونین کو استقامت عطا فرمائے۔

بزمِ ادب

۳۱ / اکتوبر، بروز بدھ بعد از نمازِ عشا تعطیلاتِ رمضان المبارک کے بعد پہلی ہفتہ وار بزمِ ادب منعقد ہو رہی تھی۔ نمازِ مغرب کے بعد بلال مشتاق شاہین بھائی نے خطیبانہ انداز میں اعلان کیا:

''سالِ رفتہ کی طرح اس سال بھی ہفتہ وار بزمِ ادب کا انعقاد ہوا کرے گا۔ اس سلسلے کی با قاعدہ کارروائی آج بعد نمازِ

عشا عمل میں لائی جائے گی، جس میں اُدبا، شعرا اور خطبا شرکت فرمائیں گے۔ تمام وارثینِ انبیا کو بزم میں شمولیت کی دعوتِ عام دی جاتی ہے۔''

اعلان ختم ہوا، نمازِ عشا پڑھی گئی اور بزم شروع ہوئی تو انہوں نے بیان وخطاب کی اہمیت بتلاتے ہوئے 'جیو نیوز' پر غامدی پروگرام کی جانب اشارہ کیا کہ جاوید احمد غامدی صاحب کے پاس چرب زبانی اور سحر بیانی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے اور وہ محض اس ہتھیار کے بل بوتے پر قرآن وسنت کو 'مات' دے دیتے ہیں۔

بزم کا باقاعدہ آغاز قاری یاسر کلیم کی خوبصورت تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اُنہوں نے سورۃ الانفطار کی منتخب آیات تلاوت کیں جن میں اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کرکے یہ سوال کرتے ہیں: ''اے انسان! تجھے اللہ کریم سے کس چیز نے دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے، حالانکہ اسی نے تجھے پیدا فرمایا ہے۔'' تلاوتِ مبارکہ کے بعد بھائی محمد داؤد نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں گلہائے عقیدت نچھاور کیے۔ نہایت پرسوز نعت کا پہلا مصرعہ یہ تھا:

ثنا خوانو! کرو مل کر ثنا خوانی محمد ﷺ کی

بس اس ثنا خوانی پر برانگیختگی تھی کہ نعت خوانانِ مصطفیٰ ﷺ پروانوں کی مانند اُمڈ آئے اور یہ بزم گویا محفلِ حمد ونعت میں تبدیل ہوگئی۔ ایک ننھا نعت خواں محمد فاروق اپنی دھیمی مگر جوشیلی آواز میں لہک لہک کر کہہ رہا تھا:

سوہنے محمد ﷺ ورگا حسن و جمال کوئی ناں
اللہ دی قسم ایں جگ وچ ملدی مثال کوئی ناں

کامران ایوب بھائی کا کلام اپنے موضوع اور لحن ہر دو اعتبار سے قابلِ داد تھا، کیونکہ اس میں حمد ونعت دونوں کا اشتراک وامتزاج تھا یعنی ایک طرف اگر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کا بیان تھا تو دوسری طرف محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف وتوصیف تھی۔ عجب یہ کہ حمد باری تعالیٰ کا مدار یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں محمد جیسا رسول ﷺ عطا فرمایا ہے۔ گویا حمد باری پر نعتِ رسول ﷺ کا رنگ غالب تھا۔

بلال مشتاق شاہین نے دوران کے چند ثانیے سابقہ طالبانِ علم کو سالِ نو کی مبارکباد پیش کی اور علم وفکر کی دہلیز پر قدم رکھنے والے نئے طالبان کو خوش آمدید کہا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ ہمیں آج پہلے ہی دن سے اپنے اہداف ومقاصد کا تعین کرنا چاہئے اور اس کے حصول میں انتھک جدوجہد شروع کردینی چاہئے۔ دن رات کی اس محنت سے جہاں ہمیں اپنی منزل حاصل ہوگی وہیں ہمیں معاشرتی سطح پر ایک باوقار مقام بھی نصیب ہوگا۔ تلاوتِ کلامِ پاک کے لئے قاری نعیم الرحمٰن کو بھی دعوت دی گئی۔ منعمِ حقیقی نے انہیں مزمارِ داؤدی عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں نظرِ بد اور ریاکاری سے محفوظ رکھے۔

بزم کے پہلے مقرر محمد صالحین بھائی نے 'دنیا وآخرت میں کامیابی کا راز' کے عنوان سے گفتگو فرمائی، اس سلسلے میں انہوں نے تین احادیث بیان فرمائیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ

- جب انسان سے کوئی چیز چھن جائے تو ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو اس کا نعم البدل عطا فرماتے ہیں۔

④ جب بندۂ مومن کو نعمت میسر آئے تو اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور مصیبت پر صبر کرکے تقدیر پر راضی ہونا چاہئے۔

⑤ دُعا مانگتے وقت نہ جلدی دکھائی جائے، نہ قطع رحمی کی درخواست کی جائے نہ ہی گناہ کا سوال کیا جائے۔

اس کے بعد قاری نصیر احمد نے اپنے بیان میں کہا کہ علما جو انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں، کی زندگی کا مقصد تبلیغ دین اور نشر اسلام ہے، لیکن اس تبلیغ کا مناسب عمل، خود ہمارا گھر اور ہمارا علاقہ ہے جہاں تبلیغ کی اَشد ضرورت ہے۔ لہٰذا ﴿ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ ﴾ کے مصداق ہمیں فراغت کے بعد انہی علاقوں میں پلٹ جانا چاہئے جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم دین کیلئے چنا ہے۔ آخر میں انچارج بزم اَدب اُستادِ محترم محمد اسحاق طاہر نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے، انہوں نے کہا کہ جس زندگی میں تحریک نہ ہو وہ بے مقصد اور بے معنی ہے۔ ہمارا معاشرہ برائیوں کی لپیٹ میں ہے، ایسے پرفتن معاشرے میں ہم لوگ کیا کردار ادا کرسکتے ہیں، ظاہر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دین کی تبلیغ وترویج۔ تبلیغ کے بڑے دو ذرائع موجود ہیں کہ آپ لوگ قلم کے ذریعے تحریر لکھیں اور زبان کے ذریعے تقریر کریں۔ یہ بزم آپ کی بیانی خوبیوں کو نکھارنے اور اپنی زبانی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کیلئے منعقد کی جاتی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ بزم کے دوران آپ لوگ خاص نظم ونسق کا مظاہرہ کریں، کیونکہ ابھی سال کی ابتدا ہے اور جلد ہی اس ہفتہ وار بزم کا شیڈول مرتب کردیا جائے گا، پھر ہمارے پروگرام میں تقاریر بھی ہوں گی، مشاعرے بھی ہوں گے، مباحثے بھی ہوں گے، تلاوتیں بھی ہوں گی، لیکن اس میں کامیابی کیلئے ہمیں آپ تمام طلبہ کا تعاون درکار ہوگا۔

بزمِ رُشد اور ٹاک شو

۷/نومبر بروز بدھ، بعد اَز نمازِ عشا رُشد انتظامیہ کی طرف سے بزمِ رُشد کے عنوان سے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اس سال جولانگاہِ علم میں، قدم رکھنے والے طلبا کو استقبالیہ بھی دیا گیا۔ بزم کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، قاری نعیم الرحمٰن (ثانیہ کلیہ القرآن) نے تلاوتِ کلامِ پاک کی سعادت حاصل کی۔

نقیبِ بزم احسان الٰہی ظہیر (ثانیہ کلیہ القرآن) نے تمہیدی کلمات اَدا کرتے ہوئے کہا کہ قدیم دور میں اقوام ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کیلئے دو بدو جنگ لڑا کرتی تھیں جس میں تلواروں کی جھنکار، گھوڑوں کی ہنہناہٹ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں، لیکن جوں جوں انسان ترقی کرتا گیا توں توں وہ اپنے لئے سامانِ بربادی بھی تیار کرتا رہا لہٰذا تلواروں کی جگہ توپوں اور ٹینکوں نے لے لی، اور گھوڑوں کی جگہ ہیلی کاپٹر اور جنگی طیارے استعمال ہونے لگے۔ ترقی اور تباہی کا یہ سلسلہ متوازی انداز میں چلتا رہا اور آج وہ دور ہے کہ جہاں جنگ کیلئے جدید ترین ہتھیار استعمال ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ایک خاموش جنگ بھی ہمہ وقت جاری ہے اور وہ سرد جنگ میڈیا کی جنگ ہے۔ چنانچہ میڈیا کی اہمیت کے پیش نظر جامعہ کی انتظامیہ نے جہاد بالقلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے 'ماہنامہ رُشد' کا اجرا کیا ہے اور اس سلسلے میں آج بزمِ رُشد کا انعقاد کیا گیا ہے۔

اس کے بعد قاری کامران ایوب (ثالثہ کلیہ القرآن) نے حمد باری تعالیٰ پیش کی، ان کی خوبصورت آواز اور خوبصورت انداز نے سماں باندھ دیا۔ حمد کے بعد قاری نعیم سیف الاسلام (اولیٰ کلیہ القرآن) نے میڈیا پر یہودیوں

کے تسلط کے عنوان سے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ الیکٹرانک میڈیا کی ۹۹ فیصد صنعت یہودیوں کے پاس ہے جبکہ پرنٹ میڈیا پر بھی یہودی چھائے ہوئے ہیں، چنانچہ دُنیا میں شائع ہونے والے اخبارات میں سے ۷۵ رفیصد اخبار یہودیوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں، بلکہ دُنیا میں سب سے زیادہ شائع ہونے والے تین اخبار بھی یہودیوں کے قبضہ میں ہیں، جن میں سے صرف نیویارک ٹائم ۹۰ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔

عبدالحفیظ قدسی (رابعہ کلیہ الشریعہ) نے اسلامی معاشرے میں دینی مدارس کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار اَدا کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یورپ مدارس کے خاتمے کے درپے ہے اور اس کیلئے وہ مختلف ہتھکنڈے استعمال کررہا ہے۔ کبھی وہ دینی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے کہتا ہے تو کبھی انتہا پسندی کے مراکز۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا سانحہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اسی طرح دینی مدارس سے غیر ملکی طلبہ کا اِخراج بھی اسی منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کیلئے بھی کئی بار کوششیں کی گئیں، علاوہ ازیں مدارس کی پشت پناہی کرنے والے افراد کو جیلوں میں بھیجا گیا اور صاحب ِثروت افراد پر مدارس کے ساتھ تعاون کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ آخر میں انہوں نے یہ کہہ کر اپنی بات کو ختم کیا کہ استحکام ِپاکستان کیلئے مدارس کا قیام ناگزیر ہے، لہٰذا ہمیں مدارس کے تحفظ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

اس کے بعد پروگرام کے دوسرے سیشن کا آغاز قاری بنیامین نجم (ثالثہ کلیہ القرآن) کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ ان کے بعد عبداللہ عزام (اولیٰ کلیہ الشریعہ) نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔

مناظرے اور مباحثے کا جدید طریقہ اختیار کرنا حالات کا ایک اہم تقاضا ہے۔ جامعہ رحمانیہ میں اس چیز کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور طلبا کو مباحثہ کے جدید اسلوب کی عملی مشق کرائی جاتی ہے۔ چنانچہ بزمِ رشد کی دوسری نشست میں طلبا کی طرف سے 'ٹاک شو' پیش کیا گیا جس کا عنوان تھا: ''کیا عورت دوسرے درجہ کی شہری ہے؟''

ٹاک شو میں پانچ طلبہ نے حصہ لیا۔ میزبان عبدالخالق توقیر (ثالثہ کلیہ القرآن) تھے۔ جبکہ مہمانوں میں ثالثہ کلیہ کے آصف جاوید، محمد عرفان، عبدالباسط رسولنگری اور اَرشد کاشمیری شامل تھے۔ آصف جاوید اور محمد عرفان جدید ملحد مفکرین کا کردار اَدا کررہے تھے جبکہ عبدالباسط رسولنگری اور اَرشد کاشمیری نے علمائے سلف کی تعبیر پیش کی۔ دونوں طرف سے شاندار دلائل کا تبادلہ ہوا اور سامعین بہت محظوظ ہوئے، لیکن مجموعی اعتبار سے آصف جاوید اور محمد عرفان جامی کا پلہ بھاری رہا۔

مباحثے کے بعد جامعہ کے مدیر تعلیم حافظ حسن مدنی صاحب نے مباحثے کے شرکا کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ فریقین نے بھرپور تیاری کی اور مباحثہ بہت اچھا رہا ہے۔ پھر اُنہوں نے طلبا کے ذہنی شکوک وشبہات کا ازالہ کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلی بات ہمیں اس موضوع پر یہ سوچنی چاہئے کہ یہ عنوان ہی غلط ہے، کیونکہ اسلام مرد اور عورت کے درمیان مقابلہ اور باہمی ٹکراؤ چاہتا ہی نہیں اور نہ ہی ایسی فضا پیدا کرنے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام نے مرد اور عورت کیلئے ایک الگ الگ دائرہ کار متعین کردیا ہے تاکہ ہر ایک اپنے دائرہ اختیار میں کام کرتا رہے۔ عورت کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے گھریلو معاملات کو سنبھالے جبکہ معاشرے میں کام اور معاشی مسائل کا حل مرد کی ذمہ

داری ہے۔ چنانچہ دونوں کے حقوق وفرائض کا اسلام نے تعین کردیا ہے اور اسی طرح معاشرہ ترقی کرسکتا ہے۔

آخر میں نائب شیخ الحدیث اور وکیل الجامعہ مولانا محمد رمضان سلفی ﷾ کو اختتامی کلمات کیلئے دعوت دی گئی۔ آپ نے طلباء کی محنت کو سراہا اور مباحثے میں شریک ہونے والے طلباء کیلئے انعامات کا اعلان کیا۔ آصف جاوید اوّل، ارشد کاشمیری دوم اور عبدالباسط سوم رہے، میزبان عبدالخالق توقیر کو بھی عمدہ کردار ادا کرنے پر خصوصی انعام دیا گیا۔ آخر میں نقیبِ بزم نے بزم رُشد کی طرف سے اعلان کیا کہ آئندہ سے رُشد میں شائع ہونے والی طلبہ کی سب سے اچھی تحریر پر ان شاء اللہ ۱۰۰۰ روپے نقد انعام دیا جائے گا اور یوں پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

بزمِ اَدب

۱۴؍نومبر ۲۰۰۷ء بروز بدھ بعد اَز نمازِ عشاء مشترکہ بزمِ ادب منعقد کی گئی جس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سلیمان الٰہی نیّر انجام دیئے۔

تلاوتِ کلام پاک قاری احسان الٰہی یونس نے پیش کی۔ اقبال سلفی نے ایک فکر انگیز نظم پڑھی۔ ان کے بعد ننھے طالبعلم عمر فاروق نے نعتِ رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ مقررین کے پہلے مقرر محمد صالحین نے فلاحِ حقیقی کے موضوع پر لب کشائی کی۔ ان کی تقریر کا مدار آیتِ کریمہ ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ﴾ تھا کہ دنیا میں مالداری اور تونگری کو کامیابی تصور کیا جاتا ہے حالانکہ حدیثِ مبارکہ کے مطابق جو شخص آخرت کی فکر کرتا ہے، دُنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر آتی ہے اور جو شخص دُنیا کے پیچھے دوڑتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا، کیونکہ ہر انسان کو اتنا ہی ملنا ہے جو مقدر کردیا گیا ہے۔ دُنیوی نعمتوں کے حصول کیلئے انہوں نے قرآنی نصوص سے استدلال کرتے ہوئے کثرتِ استغفار پر زور دیا۔

بزم کے دوسرے مقرر نصیر احمد نے خلافت کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا کہ قرآن کریم میں سلطنت وسطوت کی دو بنیادی شروط بیان ہوئی ہیں: ① یقین کامل اور ② عمل صالح۔ اگر ہم بحیثیتِ مجموعی ان شرائط کو بجالائیں تو یقین مانئے کہ یہ مملکت اپنا مقصدِ حصول پورا کرسکتی ہے۔ اُنہوں نے نوآمدہ طلبہ کو ایمان وعمل کی طرف توجہ دلائی۔

بھائی شہزاد محمدی نے 'دُنیا آخرت کی کھیتی' کا عنوان سنایا اور معروف حدیث ذکر کی کہ ہر مسلمان کو دُنیا میں ایک مسافر اور اجنبی کی مانند زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اُنہوں نے قصۂ آدم علیہ السلام سے متعلقہ آیتِ قرآنی بھی پیش کی کہ زندگی میں جس نے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی شریعت کو مانا، آخرت میں اس کو کوئی غم ہوگا نہ خوف۔ لہٰذا اَب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس دنیا میں دل لگا کر نہ بیٹھ جائیں بلکہ ایک اجنبی اور مسافر کی مانند اپنی منزل یعنی آخرت پر نگاہ رکھیں۔

بزم کے چوتھے مقرر عبدالرحمٰن سلیم تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ اس وقت دینی اور دُنیوی تعلیم کی ثنویت اور دوئی نے مسلم قوم کو کمزور کیا ہے۔ ہمیں دینی و دُنیوی تعلیم کے امتزاج کی اعلیٰ سطح پر سنجیدہ کوشش کرنا چاہئے۔ ان دونوں نظاموں میں جھول موجود ہے جن کو دور کرنے کا طریقہ نہ تو دھواں دھار تقریریں ہیں اور نہ ہی طوطے کی طرح آنکھیں بند کرنا بلکہ اپنی کمزوریاں غور وفکر کرکے خود دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مشتاق اَزہر بھائی نے اپنے خطاب میں آیتِ مبارکہ ﴿ اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾ تلاوت کی اور اظہارِ تعجب

کیا کہ اس وقت دُنیا میں ایک ارب مسلمان ہیں جو تمام کے تمام خود کو اس آیت کا مصداق کہتے ہیں، لیکن ساٹھ سال گزرنے کے باوجود ہم پاکستانی اپنے دستور سے انگریزی قانون کو ختم نہیں کر سکے ہیں، اسی لئے ہم مظلوم و مجبور ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ جب تک ہم تمام شعبہ جات میں اسلام کو نافذ نہیں کریں گے، کامیاب نہیں ہوں گے۔

بزم کے آخری مقرر عبد اللہ منیر تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رُشد و ہدایت کیلئے انبیا و رُسل علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرمایا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد علمائے کرام کو ان کا وارث قرار دیا گیا۔ زمانے کے ہر دور اور دنیا کے ہر کونے میں یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ اُنہوں نے ائمہ کرام اَبو حنیفہ، مالک، شافعی، شاہ اسماعیل، مجدد اَلفِ ثانی، محمد بن عبدالوھاب رحمہم اللہ جیسے اَکابرین اسلاف کے اسمائے گرامی گنوائے۔

بزم کے آخر میں اُستادِ محترم محمد اسحاق طاہر صاحب نے چند مفید باتوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مقرر کیلئے اوّلین شے یہ ہے کہ وہ تقریر کے دوران اپنے موضوع کے ساتھ مربوط رہے اور جذبات کی رو میں بہہ کر اپنے موضوع سے ہرگز نہ ہٹے۔ اُنہوں نے کہا کہ درس اور خطاب میں فرق ہے اور سٹیج پر آنے کا مقصد مقرر بننا ہے نہ کہ واعظ بننا، لہٰذا خطاب کریں وعظ نہیں۔ مقرر کو اپنا مواد، لہجہ، تلفظ اور اپنا انداز درست پیش کرنا چاہئے تاکہ سامعین اس سے صحیح معنوں میں متاثر ہوں، نیز کم سے کم وقت میں اپنے موضوع کو سمیٹنے کی کوشش کریں اور آپ سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا فن جانتے ہوں۔ لہٰذا آپ طلبہ سے التماس ہے کہ اس بزم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ تبلیغِ دین میں زبان کو بہتر سے بہتر انداز میں استعمال کیا جا سکے۔

حالاتِ حاضرہ

۲۱ر نومبر بروز بدھ بعد اَز نمازِ عشا رابعہ کلیہ کی طرف سے ہفتہ وار بزم حالاتِ حاضرہ کے عنوان سے منعقد کی گئی۔ نقیبِ بزم عبدالحفیظ قدوسی تھے۔ قاری عبدالرؤف بشیر نے تلاوتِ کلامِ پاک پیش کی۔ حافظ فاروق اَحمد نے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر محمد صالحین کی تھی جن کا موضوع 'مدارس پر مغربی یلغار' تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ غیر مسلم قوتیں نقشۂ عالم سے مدارس کا وجود مٹا دینا چاہتی ہیں تاکہ قرآنِ کریم کی آواز دب کر رہ جائے اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند نہ ہو سکے، کیونکہ یہ کتاب تنہا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیتی ہے جبکہ کفار زیادہ باطل معبودوں کی پرستش کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا دین باقی ادیان پر غالب ہو کر رہے گا۔ دینی مدارس مسلمانوں کے الگ تشخص کو برقرار رکھتے ہیں جو امریکہ و یورپ کے خواب کو شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیتے۔ اگر خدانخواستہ مدارس نہ رہیں تو مسلمان غیر شعوری طور پر اُن کی ملت کے پیروکار بن جائیں گے اور نام کے مسلمان ہونے کے بعد ان کے عقائد اور اعمال کافروں جیسے ہوں گے۔

کلیم اللہ بھائی نے 'فتنۂ قادیانیت' پر اظہارِ خیال کیا کہ مرزا غلام اَحمد قادیانی اس فرقے کا بانی ہے، اس کے بیٹوں کا نام سلطان اَحمد اور فضل احمد تھا۔ یہ اشٹام فروشی اور وثیقہ نویسی کا کام کرتا رہا۔ نورالدین بھلوی نے اپنی کتاب میں غلام احمد کی تصنیف 'براہین اَحمدیہ' کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا کہ اگر مرزا غلام اَحمد نبی ہونے کا دعویٰ کردے تو میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو ان کی پیروی کروں گا۔ بالآخر مرزا نے دعوائے نبوت کر ڈالا۔ ردِ قادیانیت میں مولانا ثناء اللہ اَمرتسری رحمہ اللہ کا نام سرفہرست ہے، مرزا قادیانی کی موت انہی سے مباہلہ کے نتیجہ میں واقع ہوئی تھی۔ ۱۹۷۲ء

میں قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ آج ہمیں پاکستان میں ان کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو روکنے کیلئے جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

سامعین کی نشاط کیلئے قاری عبد الباسط نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ غلام ربانی اور عبد الحفیظ نے کوئز پروگرام میں سوالات کئے۔ بزمِ ادب کا دوسرا سیشن قاری عبدالباسط کی تلاوت سے شروع ہوا۔ ابوبکر نے حمد پیش کی جس کے بعد قاری یحییٰ طالب نے تقریر کی۔ انہوں نے 'ایمان کے مقام' پر لب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ ایمان تین اشیا کا نام ہے تصدیق، اِقرار اور اَعمال۔ آج ہم صرف تصدیق و اقرار کو ایمان کہتے ہیں اور اَعمال کو ہم نے چھوڑ رکھا ہے۔ یہ ایمان نہیں ہے اور نہ ہی بعض احکام کو ماننا اور بعض کو ترک کر دینا ایمان کہلاتا ہے۔ ایمان کی چھاپ زندگی کے ہر گوشے میں نظر آنی چاہئے اور ایمان کی حلاوت وشیرینی محسوس ہونی چاہئے۔

بزم کے آخر مقرر بھائی زاہد ہمدانی نے 'دوقومی نظریہ کی تاریخ' بیان کرتے ہوئے کہا کہ نظریۂ پاکستان اور دوقومی نظریہ کوئی دو یا سہ حرفی لفظ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بڑی حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے، وہ حقیقت جس کا اظہار: پاکستان کا مطلب کیا لا اِلٰہ الا اللہ میں کیا گیا ہے۔ آج بعض لوگ پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں حالانکہ پاکستان کے حصول کیلئے اسلام ہی کا نام استعمال کیا گیا اور اسلامیانِ برصغیر نے اپنے دین کے نام پر ہی قربانیاں پیش کی تھیں۔ لہٰذا آج ہمارا فرض بنتا ہے کہ نفاذِ اسلام کی راہ ہموار کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور پاکستان میں نافذ انگریزی قانون کو ختم کریں۔

اس کے بعد اَساتذۂ کرام کو مشروب پیش کیا گیا اور اسی دوران میں طلبہ نظمیں اور ترانے پڑھتے رہے۔ بزم کے آخر میں شعبۂ حفظ کے طلبہ کے مابین مقابلہ ہوا۔ ہر کلاس میں سے ایک ایک طالبعلم کو منتخب کیا گیا تھا۔ مقابلہ میں شریک ہونے والے طلبہ میں محمد وقاص، محمد نبیل، محمد سبحان، نصیر اَحمد، محمد انس، حبیب الرحمٰن اور ذیشان طاہر شامل تھے۔ مہمانِ خصوصی بابائے قراءات قاری محمد یحییٰ رسولنگری ﷾ تھے۔ اوّل پوزیشن قاری اشرف صاحب کے شاگرد حبیب الرحمٰن کی تھی، دوسری پوزیشن قاری محمد رفیق صاحب کے شاگرد محمد شعبان نے حاصل کی۔ تیسرا نمبر ذیشان طالب کا تھا جو قاری حسان اَحمد صاحب کی کلاس میں پڑھتے ہیں۔ اعزازی انعام تمام شرکائے مقابلہ میں تقسیم کیا گیا۔ شیخ التفسیر مولانا عبدالسلام ملتانی ﷾ کی دُعا پر یہ بزم اختتام پذیر ہوگئی۔

اَجل مسمّٰی

جامعہ کے اساتذۂ کرام اور طلبہ میں یہ خبر انتہائی افسوس سے سنی گئی کہ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے اُستاذ مولانا محمد اسحاق طاہر (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کے والدِگرامی وفات پا گئے ہیں: إنّا لله وإنّا إليه راجعون۔ مرحوم کا نام محمد طفیل تھا جو عرصہ ۶ ماہ سے کینسر جیسے مہلک مرض کا شکار تھے۔ علاج کیلئے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں رہے، لیکن ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دیا اور وہ گھر آ گئے۔ مرض شدت اختیار کرتا گیا۔ بالآخر ۲۰ نومبر بروز منگل ۹:۳۰ بجے صبح اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا ابراہیم طارق صاحب نے پڑھائی اور انہیں صفدر آباد ضلع شیخوپورہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جامعہ سے اساتذۂ کرام کا وفد نماز جنازہ کیلئے روانہ ہوا، لیکن تاخیر سے پہنچنے کی وجہ

سے نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کر سکا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۰ سال تھی۔ مرحوم نے ۲ بیٹے اور ۴ بیٹیاں پسماندگان چھوڑے ہیں۔ اِدارۂ رشد اُستادِ محترم محمد اِسحاق طاہر صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین الٰہ العٰلمین

طالب علم کا اعزاز

امتحانی نظام کو بہتر بنانے کیلئے وفاق المدارس السّلفیہ نے ۲۰۰۷ء میں نمایاں پوزیشن لینے والے طلبہ کیلئے پرکشش انعام دینے کا اعلان کیا۔ طلبہ نے امتحانی ایّام میں خوب محنت کی۔ جامعہ کا اعزاز ہے کہ ثانیہ کلیہ کے طالبعلم محمد اَرشد کاشمیری نے عالیہ کی دوسری پوزیشن پر رہے۔ اُنہوں نے ۹۰۰ میں سے ۷۴۷ نمبر حاصل کیے ہیں۔ ادارۂ 'رشد' اس کامیابی پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نگاہِ بد سے محفوظ رکھے اور دن دُگنی رات چگنی محنت کر کے اپنی پوزیشن کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مدیر تعلیم کا تقرر

رُشد قارئین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حافظ حسن مدنی صاحب نے جامعہ لاہور الاسلامیہ میں مدیر تعلیم کی ذمہ داری سنبھال لی ہے اور اپنا دفتر جامعہ کی عمارت ۹۱ر بابر بلاک میں منتقل کرلیا ہے۔ آپ ماہنامہ محدث کے مدیر بھی ہیں جو پاکستان کا ایک معروف علمی واصلاحی مجلّہ ہے، اُستادِ محترم تعمیری ذہن رکھتے ہیں اور انہوں نے تعلیمی معیار بہتر بنانے اور جامعہ کی ظاہری ہیئت سنوارنے کیلئے با قاعدہ عملی اقدامات کیے ہیں۔ طالبانِ علم ان کی ثابت قدمی کیلئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات آسان فرمائے اور انہیں مطلوبہ تعلیمی وتعمیری مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

تعطیلاتِ عید الاضحیٰ

۱۵ر دسمبر بروز ہفتہ بعد اَز نمازِ ظہر، تقسیم انعامات کی تقریب میں وکیل الجامعہ فضیلۃ الشیخ مولانا محمد رمضان سلفی حفظہ اللہ کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی، اُنہوں اپنے خطاب میں فرمایا کہ جامعہ میں عید الاضحیٰ کی تعطیلات ۱۸ر دسمبر بروز منگل بعد اَز ظہر سے شروع ہو کر ۲۸ر دسمبر بروز جمعۃ المبارک تک جاری رہیں گی اور ۲۹ر دسمبر بروز ہفتہ بوقتِ صبح ساڑھے سات بجے حسبِ سابق کلاسوں کا باقاعدہ آغاز ہو جائے گا۔ اُنہوں نے طلبہ کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو طالبعلم قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقررہ دِن سے پہلے بلا اطلاع گھر جائے گا، اُسے ۵۰ روپے یومیہ، اور جو مقرر وقت پر کلاس میں حاضر نہیں ہوگا، اُسے ۱۰۰ روپیہ جرمانہ اَدا کرنا ہوگا۔

فہم قرآن کورس منگوائیں

فہم القرآن کورس ۳۰ روپے یا ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور فہم القرآن کورس کے ساتھ پانچ تاریخی کتابوں کا سیٹ ۱۰۰ روپے بھیج کر حاصل فرمائیں۔

العاصم اسلامک اکیڈمی، شہباز ٹاؤن، عارف روڈ، ساہیوال، موبائل: 0321-6903216